۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ / 02 اگست 2024ء

قادیانیّت...

تعارف، جرائم اور دیگر کفار سے فرق

(مبارک ثانی کیس کے تناظر میں... مع خراجِ تحسین حضرت اسماعیل ہنیہ رحمۃ اللہ علیہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
You Tube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۔ [الاحزاب 40:33]

دھوکے باز اور فراڈیے قسم کے لوگ جان بوجھ کر کثرت اور ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں؛ تاکہ سننے والا جھوٹ کو سچ اور ظالم کو مظلوم سمجھنے لگے۔ اِس وقت دو طرح کے بدترین ظالم اِسی طریقۂ واردات کے مطابق اسلام اور مسلمانوں پر حملہ آور ہیں:

اسرائیلی درندے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ 07 اکتوبر 2023ء سے یہ باور کروانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اُن پر بہت ظلم ہوا... اُن کے فوجی اور شہری یرغمال بنائے گئے... اُن کے ملک میں خوف وہراس پھیلایا گیا... اُن کی سلامتی کو خطرہ ہے... اگر اُنھوں نے اپنا دفاع نہ کیا تو حماس کے مجاہدین کچھ بھی کر سکتے ہیں... حالانکہ مظلوم بننے والے یہ صیہونی حقیقت میں اتنے ظالم ہیں کہ اِنھوں نے امریکہ اور برطانیہ کی پُشت پناہی میں فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کر کے ناجائز ریاست "اسرائیل" کو قائم کیا... متعدد جنگوں میں ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا... اب 40,000 کے قریب مسلمانوں کو شہید کر چکے ہیں... حتّٰی کہ حماس کے سیاسی ونگ کے سربراہ جناب اسماعیل ہنیہ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا خاندان شہید کرنے کے بعد اُنھیں بھی شہید کر دیا ہے... نیز قبضہ کا سلسلہ بھی رُکا نہیں، غیر قانونی طریقے سے یہودی بستیوں کی آبادکاری اور فلسطینیوں کی جاگیروں پر قبضہ جاری ہے، جسے انٹرنیشنل کریمنل کورٹ بھی غاصبانہ اقدام قرار دے چکی ہے۔

صورتِ حال واضح ہونے کے بعد جھوٹ کا پتا چلا کہ حماس نے طوفانِ اقصٰی آپریشن کے ذریعے دہشت گردی نہیں پھیلائی، بلکہ حقیقت میں گھر کے مالکوں نے ڈاکوؤں کو اپنے گھر سے بھگانے کے لیے دفاعی کارروائی کی تھی۔

ایسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار، یعنی قادیانی / احمدی دُنیا بھر میں ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ اُن پر پاکستان میں بہت ظلم ہو رہا ہے... اُنھیں اپنے مذہب پر عمل کی اِجازت نہیں... اُنھیں مسجدیں بنانے سے روکا جاتا ہے... قربانی نہیں کر پاتے... کوئی کتاب چھاپیں تو پکڑ لیا جاتا ہے... حتّٰی کہ بعض اوقات اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی اُن کی چال میں پھنس جاتے ہیں... اگر بالفرض چیف جسٹس سپریم کورٹ سازش میں ملوّث نہیں تو یہی غلط فہمی ہوئی ہو گی جس کے سبب اُس نے اپنے فیصلے میں قادیانیوں کو اِجازت دی ہے کہ وہ اپنے اِداروں میں اپنا کفر پھیلا سکتے ہیں.... جب کہ حقیقت میں مظلوم بننے والے یہ قادیانی ایسے ظالم ہیں جو اسلام کو آڑ بنا کر اسلام ہی کی جڑیں اُکھیڑنا چاہتے ہیں... اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں... ترجمۂ قرآن کا ٹائٹل دے کر اپنے غلیظ عقائد چھاپتے ہیں، حتّٰی کہ تقریباً سبھی اسلامی ممالک نے پوری طرح سے تحقیق کے بعد اُنھیں غیر مسلم قرار دے رکھا ہے۔

حقیقتِ حال واضح ہونے کے بعد دھوکے کا پتا چلا کہ قادیانیوں پر پابندی سے اُن پر ظلم نہیں ہوا، بلکہ اسلام کے چوکیداروں نے بدترین دھوکے باز کافروں کو اسلام کا نام لے کر کفر پھیلانے سے روکا ہے۔

چنانچہ آج کے خطبہ میں قادیانیت کے تعارف، اُن کے جرائم اور دیگر کفار سے اُن کے فرق کے بارے میں گفتگو کی جائے گی۔

قادیانیّت کا تعارف

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں نے پورے برِّصغیر پر قبضہ کر لیا، اب اُنھیں اپنی حکومت کو بر قرار رکھنے کے لیے اِس بات کی ضرورت تھی کہ یہاں بسنے والے غیرت مند مسلمانوں کے دلوں سے محبتِ رسول ﷺ اور جذبۂ جہاد کو کم کیا جائے اور اُنھیں ذہنی طور پر بھی غلام بنالیا جائے؛ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مسلمانوں میں اپنے آقا کریم ﷺ کی والہانہ محبت اور شوقِ جہاد باقی رہا تو وہ کسی بھی وقت پھر سے ہمارے خلاف محاذ کھول سکتے ہیں۔

چنانچہ منصوبہ بندی کے ساتھ مسلمانوں کو اہلِ سنت وجماعت کے عقائد سے دُور کرنے کے لیے نئے فرقے ایجاد کیے گئے، نیز ایک بدبخت کو یہ مشن سونپا گیا کہ وہ نبی ہونے کا جھوٹا دعوٰی کرے، پھر مقدّس ہستیوں کی گستاخیوں کے ساتھ ساتھ جہاد کو منسوخ قرار دے، یعنی یہ کہے: اب جہاد کا حکم باقی نہیں ہے۔ اِس کمینے شخص کا نام "مرزا غلام احمد" تھا اور اِسے ماننے والے احمقوں کو "قادیانی" کہا جاتا ہے، وہ خود کو "احمدی" بھی کہتے ہیں۔

مرزا غلام قادیانی 1839ء کو بھارتی پنجاب کے ضلع گورداس پور کے علاقے "قادیان"[1] میں پیدا ہوا۔ انگریز ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں چار سال 15 روپے تنخواہ پر نوکری کرتا رہا اور 1868ء میں وہاں سے استعفادے کر قادیان چلا گیا... 1880ء میں اُس نے اعلان کیا کہ وہ مجدِّد ہے اور اُسے اِلہام ہوتے (اللہ تعالٰی کی طرف سے پیغام ملتے) ہیں... 1888ء میں کہا کہ اُسے لوگوں سے بیعت لینے کا حکم ہوا ہے... 1891ء میں کہنے لگا کہ احادیثِ مبارکہ میں جس مَسِیح کے تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے وہ مَیں ہی ہوں (حالانکہ مسیح سے سیدنا عیسٰی علیہ السلام مراد ہیں)... پھر 1901ء میں نبی ہونے کا دعوٰی کر دیا اور بالآخر 26 مئی 1908ء کو واصلِ جہنم ہوا۔

پہلے دن سے قادیانیوں / احمدیوں کو برطانوی سامراج کی سرپرستی حاصل رہی اور آج بھی یہود و نصارٰی اُن کی بھرپور حمایت کرتے ہیں... دوسری طرف قادیانیوں نے بھی ہمیشہ اُن سے وفاداری نبھائی ہے اور مسلمانوں سے غدّاری کی ہے۔

قادیانی اور یہودی گٹھ جوڑ کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ پاکستان کے سابق وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک موقع پر کہا تھا: مَیں پہلی مرتبہ بطور وزیرِ اعظم امریکہ کے دَورے پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے کہا: "پاکستان میں قادیانی ہمارا Sect (سیکٹ / فرقہ) ہیں، اُن کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا۔" دوسری مرتبہ سرکاری دورے پر گیا تب بھی یہی بات دہرائی گئی۔

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ، ص: 35، بحوالہ سازشوں کا دیباچہ، از رائے محمد کمال، ناشر: زاویہ)

قادیانیوں کا کیا جرم ہے کہ اُمّت اُنھیں کسی قیمت پر قبول کرنے کے لیے تیار نہیں؟ اِس حوالے سے چند باتیں پیشِ خدمت ہیں۔

---

[1] پاکستان کے ضلع نارووال میں کرتارپور راہداری بننے کے بعد اب یہ نارووال سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

قادیانیوں کا جُرم... ختمِ نبوّت کا انکار

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ''عقیدۂ ختمِ نبوّت'' بھی ہے۔ اِس کا مفہوم ہے: دُنیا میں انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ والتَّسۡلِیۡمَات کی آمد کا سلسلہ، جو سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ والتَّسۡلِیۡمَات سے شروع ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو سب سے آخر میں مبعوث فرما کر وہ سلسلہ آپ پر ختم فرما دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے اور نہ ہی قیامت تک آسکتا ہے... نہ نئی شریعت والا آسکتا ہے، نہ آپ کی شریعت کا تابع بن کر۔

یاد رہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی پیدائش سے پہلے تشریف لانے والے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ والتَّسۡلِیۡمَات اب بھی نبی ہیں، سیدنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ والتَّسۡلِیۡمَات نے ابھی تک موت کا ذائقہ بھی نہیں چکھا، وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر جلوہ افروز ہوں گے اور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شریعت کو نافذ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا اور وہ موت کا ذائقہ چکھیں گے... مگر وہ تمام انبیا پہلے تشریف لائے، سب سے آخر میں ہمارے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم پیدا ہوئے، چنانچہ آپ ہی ''خاتم النبیین'' ہیں۔[1]

سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے سرِ انور پر ختمِ نبوّت کا تاج سجنے سے نتیجہ یہ نکلا کہ قیامت تک آپ کا ہی دین باقی رہے گا اور آپ ہی کی شریعت قائم رہے گی، جسے آپ نے حلال قرار دے دیا قیامت تک اُسے حرام کوئی نہیں کر سکتا اور جسے آپ نے حرام قرار دے دیا قیامت تک اُسے حلال کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت ''ضروریاتِ دین'' میں سے ہے۔ ''ضروریاتِ دین'' اُن بنیادی اسلامی عقائد کو کہا جاتا ہے جن میں معمولی شک کرنے پر بھی انسان کافر ہو جاتا ہے، یہ قرآن و سنت کے قطعی دلائل سے صراحت کے ساتھ ثابت اور ہر خاص و عام پر واضح ہوتے ہیں۔

چنانچہ عقیدۂ ختمِ نبوّت پر سو فیصد پختہ یقین ضروری ہے اور ننانوے فیصد بھی قابلِ قبول نہیں۔ یعنی اگر کسی شخص کا ننانوے فیصد یہی نظریہ ہو کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، مگر ایک فیصد ذہن اِس طرف جاتا ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص نبی ہے یا کوئی نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے اور ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کرنے والا بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں کا سب سے بڑا جُرم یہ ہے کہ وہ اپنے مرزے کو نبی مان کر سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ختمِ نبوّت کا انکار کرتے ہیں اور مرزے کو نبی ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت کی واضح نصوص میں ناقابلِ قبول تاویلیں کرتے ہیں۔ یوں وہ پورے دین کی عمارت کو گرانا چاہتے ہیں؛ کیونکہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم آخری نبی نہیں تو اِس کا مطلب ہے کہ بعد میں کوئی آکر آپ کے دین کو تبدیل کر سکتا ہے اور آپ کی شریعت کے خلاف اپنی شریعت لا سکتا ہے... حالانکہ باری تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔

---

[1] جیسے آخری بچہ وہی قرار پاتا ہے جو سب سے آخر میں پیدا ہو، اگرچہ اُس کی زندگی میں اُس کے بڑے بھائی بہن موجود ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح)

قادیانیوں کا جُرم... مسلمانوں کی مخالفت اور کفار کی حمایت

تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ بات ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ قادیانیوں کو یہود و نصاریٰ نے خود تیار کیا ہے اور ہمیشہ اُن کی سرپرستی کی ہے؛ تاکہ وہ اُن کے ذریعے مسلمانوں کو کمزور کر سکیں۔ چنانچہ قادیانیوں نے پہلے دن سے آج تک ہمیشہ اپنے آقاؤں سے وفا کرتے ہوئے دینی تقاضوں کے برعکس کام کیا ہے اور مسلمانوں کی مخالفت کی ہے۔ یہ بھی قادیانیوں کا ایک بڑا جرم ہے۔ مثلاً:

- ہندوستان کے مسلمان برطانوی سامراج کے مظالم سے نجات کے لیے میدانِ عمل میں تھے اور انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے... جب کہ مرزا قادیانی نے کہا کہ جہاد منسوخ ہو چکا ہے۔ اِس پر تقریریں کیں، کتابیں لکھیں اور فخریہ طور پر انگریز حکومت کو بھیج کر انعامات وصول کیے۔ (تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تا علامہ شاہ احمد نورانی، از محمد احمد ترازی، ص:113 تا 115)
- دو قومی نظریہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے لیے الگ وطن "پاکستان" کی تحریک شروع ہوئی تو جماعتِ احمدیہ نے اِس کی بھی مخالفت کی اور مسلم لیگ کے مقابلے میں 1935ء کو "آل انڈیا نیشنل لیگ" کے نام سے سیاسی جماعت قائم کی۔
- تقسیمِ ہند کا فیصلہ ہو چکا تو قادیانیوں نے باؤنڈری کمیشن (حد بندی کرنے والی کمیٹی) کے سامنے یہ انوکھا مطالبہ رکھا کہ ہمارا موقف مسلم لیگ اور کانگریس دونوں سے مختلف ہے؛ لہٰذا "قادیان" کو ویٹی کن سٹی[1] کی طرح خود مختار ریاست قرار دیا جائے، یعنی ہم نہ تو پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ ہندوستان میں شامل ہوں گے۔ (سازشوں کا دیباچہ، ص:202)
- پاکستان قائم ہونے کے بعد قادیانیوں نے سازشوں کا ایک نیا جال بننا شروع کیا اور ریاست پر قبضہ کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ بد قسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیرِ خارجہ "ظفر اللہ خان" متعصّب قادیانی تھا، جس نے ہمیشہ پاکستانی مفادات کا تحفّظ کرنے کے بجائے قادیانیوں کے مفادات کو ترجیح دی۔ وفاتِ بانیٔ پاکستان کے تیسرے دن 14 ستمبر 1948ء کو ضلع جھنگ میں چنیوٹ سے کچھ میل کے فاصلہ پر ربوہ نامی علاقے کی 1034 ایکڑ اراضی ایک آنہ فی مرلہ (سوا روپیہ فی کنال) کے حساب بانٹی گئی، یہ علاقہ چناب نگر یا احمد نگر کے نام سے معروف ہے اور قادیانیوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ایک عرصہ تک یہ ریاست کے اندر ایک الگ ریاست تھی، یہاں غیر قادیانیوں کا داخلہ ممنوع تھا، عدالتی نظام الگ تھا، یہاں کی اپنی فورس تھی اور احمدی خلیفہ وہاں کا وزیرِ اعظم تھا۔
- قادیانی منصوبہ بندی کے ساتھ ملک کے کلیدی عہدوں پر قابض ہوئے، حتّٰی کہ 1987ء کو قومی اسمبلی میں پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق مسلح افواج میں 328 افسر قادیانی تھے۔ (روزنامہ جنگ، راولپنڈی، 16 فروری 1987ء) اِن قادیانیوں نے ملک کو دیگر مختلف ذرائع سے نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی راز بھی فراہم کیے۔ (سازشوں کا دیباچہ، ص:245)

اسلام اور ملک و قوم سے بغاوت اور سازشوں کی وجہ سے قومی اسمبلی کے اراکین نے اتفاقِ رائے سے اُنھیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔

---

[1] ویٹی کن سٹی (Vatican City) اٹلی کے شہر روم میں واقع دُنیا کی سب سے چھوٹی خود مختار ریاست ہے، جو 1929ء میں قائم ہوئی۔

قادیانیوں کا جُرم... کتاب اللہ میں تحریف

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ حکیم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اِس کے الفاظ میں تبدیلی ممکن نہیں، تاہم ہر دَور میں دشمنانِ دین اِس کا غلط مفہوم بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ قادیانیوں نے یہ جُرم حد درجہ ڈھٹائی کے ساتھ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَات نے رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی خوش خبری دی، جس کا ذکر قرآنِ حکیم میں یوں ہے: وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ "اور یاد کرو! جب عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا: اے بنو اسرائیل! مَیں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس عظیم رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائے گا، اُس کا نام احمد ہے۔" [الصف 6:61] مرزا قادیانی کمینے نے کہا: اِس آیتِ کریمہ میں جس احمد کی خوش خبری دی گئی وہ مَیں ہوں۔ (ازالۂ اوہام، ج:2، ص:673)

یعنی قادیانی اپنے خالص کفریہ نظریات کو ثابت کرنے کے لیے کئی آیاتِ قرآنیہ کا مفہوم بدلتے ہیں اور قرآنی الفاظ کی وہ تشریح کرتے ہیں جو خود قرآنِ حکیم اور صاحبِ قرآن ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کے خلاف ہے۔

قادیانی اب بھی نہایت ڈھٹائی کے ساتھ ترجمۂ قرآنِ حکیم کے نام پر اپنی مرضی کا ترجمہ مختلف زبانوں میں چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں، پاکستان میں بھی یہ واردات کی جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل چنیوٹ کے قادیانی ادارے "مدرسۃ الحفظ" کے پرنسپل "مبارک احمد ثانی" کے خلاف عوامی دباؤ پر مقدمہ دائر کر کے اُسے گرفتار کر لیا گیا، اُس کا جُرم یہ ہے کہ وہ "تفسیرِ صغیر" نامی ایک کتاب تقسیم کرتا تھا اور سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرتا تھا، یہ وہ کتاب ہے جس میں قرآنی آیات اور اُن کے تراجم کو توڑ مروڑ کر لکھا گیا ہے اور اِسے قرآنِ حکیم کے ترجمہ و تفسیر کا نام دیا گیا ہے۔

ملزم نے لوئر کورٹس سے ریلیف نہ ملنے پر سپریم کورٹ میں ضمانت کے لیے اپیل دائر کی، جس پر چیف جسٹس نے 06 فروری 2024ء کو یہ فیصلہ صادر کیا کہ ملزم کو رہا کر دیا جائے اور خواہ مخواہ یہ بھی لکھ دیا کہ "قرآنِ کریم کی روشنی میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے، کسی پر جبر نہیں۔" ملک بھر میں احتجاج ہوا، چنانچہ کیس پر نظرِ ثانی شروع ہو گئی۔ اب 24 جولائی کو نظرِ ثانی شدہ فیصلہ سنایا گیا، جس میں کہا گیا کہ "قادیانی عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے، البتہ اُنھیں اپنے اِداروں میں اِس کا حق حاصل ہے"۔ یعنی وہ اپنے گھروں اور اداروں میں قرآن کے نام پر کفریات پڑھا سکتے ہیں، نبیِ کریم ﷺ کی توہین سمیت جو چاہیں کر سکتے ہیں، ایسا کرنے پر اُن کے خلاف مقدمہ نہیں ہو گا، نہ ہی ایسا کرنے والا مجرم قرار پا کر سزا کا مستحق ہو گا۔

عملِ فاروقی: سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دَور میں عراق سے تعلق رکھنے والا "صَبِیغ"[1] نامی ایک بدبخت، مسلم افواج سے قرآن کریم کی آیاتِ متشابہات کے بارے میں سوالات کرتا اور اُن کے عقائد خراب کرنے کی کوشش کرتا۔ جب وہ مصر پہنچا تو وہاں کے امیر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اُسے دار الخلافت مدینہ منوّرہ میں امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ایک تحریر میں صورتِ حال لکھ بھیجی۔ قاصد نے تحریر پہنچائی تو امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: صَبِیغ کہاں ہے؟ اُس نے بتایا کہ سواری کے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا: «أَبْصِرْ! أَنْ يَكُونَ ذَهَبَ فَتُصِيبَكَ مِنِّي بِهِ الْعُقُوبَةُ الْمُوجِعَةُ.» دیکھ! اگر وہ بھاگ گیا تو تجھے سخت سزا دوں گا۔

آپ نے صبیغ کی مرمّت کے لیے کھجور کی شاخیں جمع کرائیں۔ جب اُسے پیش کیا گیا تو فرمایا: تُو کون ہے؟ وہ تکبّر کرتے ہوئے کہنے لگا: أَنَا عَبْدُ اللهِ صَبِيغٌ. مَیں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ آپ نے اُس کے سر میں ایک شاخ ماری اور فرمایا: أَنَا عَبْدُ اللهِ عُمَرُ. "مَیں اللہ کا بندہ عمر ہوں۔"[2] پھر ایسی پٹائی کی کہ اُس کے جسم سے خون بہنے لگا، بعد میں اُسے قید خانے بھیج دیا۔ جب اُس کے زخم ٹھیک ہو گئے تو پھر بلوا کر اُسی طرح پٹائی کی اور دوبارہ قید خانے بھیج دیا۔ زخم ٹھیک ہوئے تو تیسری بار بلوا بھیجا، وہ کہنے لگا: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ قَتْلِي فَاقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِيَنِي فَقَدْ وَاللهِ بَرَأْتُ. امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے سزا کے طور پر قتل کرنا چاہتے ہیں تو اچھے طریقے سے قتل کرا دیں اور اگر میری بیماری کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کی قسم مَیں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔

آپ نے اُسے عراق واپس جانے کی اِجازت دے دی اور وہاں کے ذمہ دار سیدنا ابو موسیٰ عبد اللہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط بھیجا: أَنْ لَا يُجَالِسَهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. "کسی بھی مسلمان کو اِس کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کی اِجازت نہیں۔"[3]

صبیغ کئی دن تک بصرہ میں یوں تنہا رہا کہ کوئی شخص اُس سے بات بھی نہ کرتا، حتی کہ وہ کسی مجمع میں جاتا تو پورا مجمع اُسے دیکھ کر منتشر ہو جاتا۔[4] پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اُس سے چہرہ پھیر لیا، کہنے لگا: إِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا أَسْخَطَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّةَ الْمُسْلِمِينَ. یعنی امیر المؤمنین اور دیگر مسلمان میری جس گمراہی کی وجہ سے میرے ساتھ ناراض ہیں اور میرا بائیکاٹ کیا ہوا ہے، مَیں اُس سے سچی توبہ کرتا ہوں۔[5]

سیدنا ابو موسیٰ اشعری نے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھ بھیجا کہ صبیغ نے توبہ کر لی ہے اور اب اُس کی توبہ کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ تب امیر المؤمنین نے لوگوں کو اُس کے ساتھ بول چال اور نشست و برخاست کی اِجازت عنایت فرمائی۔ (سنن دارمی: 150)

---

[1] بوزن عَظِيم ... ابن عِسْل بمهملتين، الأولى مكسورة والثانية ساكنة، ويقال بالتصغير. (الإصابة في تمييز الصحابة)

[2] سنن دارمی، رقم: 146

[3] سنن دارمی، رقم: 150

[4] قال أبو عثمان: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مِائَةٌ لَتَفَرَّقْنَا عَنْهُ. (کنز العمال، رقم: 4173۔ الاصابۃ، ج: 3، ص: 371)

[5] کنز العمال، رقم: 4180

قادیانیوں اور دیگر کفار کا فرق

ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کرنا بھی کفر ہے اور یہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا جرم ہے۔ کفر سے بڑھ کر ربّ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کوئی شے نہیں۔ اِس حیثیت میں کفر کی تمام اقسام برابر ہیں۔ کوئی بھی کافر ہو اور کسی بھی غیر اسلامی نظریہ سے تعلق رکھتا ہو، حتّٰی کہ کسی سچے نبی کا نام لینے والا ہو، مگر آخری نبی ﷺ کے دین کو نہ مانے، یہ تمام بارگاہِ الٰہی میں سب سے بڑے مجرم ہیں اور ہر طرح کے کفار سے متعلق ارشادِ ربّانی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۔ ”بے شک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہیں اور جو مشرک ہیں وہ سب کے سب ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔“ [البینۃ 6:98]

دَورِ حاضر کے تمام کفار میں قادیانی بدترین ہیں؛ کیونکہ باقی سب کافر اپنے مذہب کے بارے میں دھوکا نہیں دیتے، وہ کافر ہیں تو خود کو کافر ہی کہتے ہیں، مسلمان ہونا ظاہر نہیں کرتے... جب کہ قادیانی ظالم، کافر بھی ہیں اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دے کر مسلمانوں سمیت پوری دُنیا کو دھوکا بھی دیتے ہیں۔

قادیانیوں اور دیگر کفار میں فرق سمجھنا اِس لیے بھی ضروری ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں: جب اسلامی تعلیمات کے مطابق کفار کو مذہبی آزادی حاصل ہے، وہ اپنی مخصوص جگہوں میں اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں اور اسلامی ریاست کو یہ حق نہیں کہ اُنھیں روکے، پھر قادیانیوں کے بارے میں اتنا سخت رویّہ کیوں ہے؟ یہ اپنے مذہب پر عمل کیوں نہیں کر سکتے؟ چنانچہ گزشتہ گفتگو سے واضح ہوا کہ اگر قادیانی خود کو کافر تسلیم کر لیں اور یہ مان لیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں تو اُنھیں بھی وہ حقوق حاصل ہوں گے جو تمام کفار کو حاصل ہوتے ہیں... لیکن اگر وہ اپنے واضح کفریات کے باوجود خود کو مسلمان کہیں تو یہ کھلا دھوکا ہے اور دھوکا دینا خود ایک سنگین جرم ہے، دُنیا کا کوئی بھی معمولی عقل رکھنے والا شخص نہ سرِعام دھوکا دینے کی اِجازت دے سکتا ہے، نہ اپنے گھر میں چھپ کر فریب دینے کو درست کہہ سکتا ہے۔

جب کسی کو گھر میں چھپ کر ریاست کے خلاف بغاوت کا منصوبہ بنانے کی اِجازت نہیں دی جا سکتی تو اپنے گھر میں بیٹھ کر اسلام سے بغاوت کرنے کی اِجازت بھی نہیں دی جا سکتی۔

اِسی لیے کئی سال پہلے سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ طے کر دیا تھا کہ قادیانیوں پر پابندی سے اُن کی حق تلفی نہیں ہوتی؛ کیونکہ وہ اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں، جب کہ دھوکا دینا کسی کا حق نہیں۔ حتّٰی کہ سپریم کورٹ نے یہ بھی طے کیا تھا کہ قادیانیوں کو ہندوؤں، سکھوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کی طرح اپنے مذہب کے لیے الگ سے شعائر، نام اور القابات بنانے چاہییں، وہ اسلامی نام، شعائر یا القابات استعمال نہیں کر سکتے۔

حرفِ آخر... قادیانی قرآن و سنت کی عدالت میں

اسرائیل کے صیہونی درندے ہوں یا اُن کے چیلے قادیانی... دونوں ہی اقوامِ عالَم کی آنکھوں میں دُھول جھونک کر اپنے جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور بدترین ظالم ہونے کے باوجود خود کو مظلوم بنا کر پیش کرتے ہیں۔ گو کہ کئی لوگ اُن کے جال میں پھنس کر اُن کی حمایت کر رہے ہیں اور بظاہر وہ اپنی چالوں کو مضبوط تر کرتے نظر آ رہے ہیں، مگر ربّ تعالیٰ کا وعدہ و دُستور ہے کہ وہ دشمنانِ اسلام کو مہلت دیتا ہے، یوں لوگوں کو آزماتا ہے کہ کون اُس کے دین کے ساتھ کس قدر مخلص ہے! پھر بالآخر اسلام اور مسلمانوں کو ہی غلبہ اور عزت و نصرت عطا فرماتا ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ بالآخر یہودی اور قادیانی ہی ناکام و نامراد ہوں گے، مگر آزمائش میں کامیابی کی خاطر ہمیں چاہیے کہ استقامت کے ساتھ دین کی سربلندی کے لیے کوشش کریں۔ آج کی گفتگو کا خلاصہ ہے کہ:

⇐ دُنیا میں انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کی آمد کا سلسلہ، جو حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات سے شروع ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم ﷺ کو سب سے آخر میں مبعوث فرما کر وہ سلسلہ آپ پر ختم فرما دیا۔ آپ ﷺ کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے اور نہ ہی قیامت تک آ سکتا ہے... نہ نئی شریعت والا آ سکتا ہے، نہ آپ کی شریعت کا تابع بن کر۔

⇐ عقیدۂ ختمِ نبوّت ضروریاتِ دین میں سے ہے، اِس پر سو فیصد پختہ یقین ضروری ہے اور ننانوے فیصد بھی قابلِ قبول نہیں۔ اگر کسی شخص کا ننانوے فیصد یہی نظریہ ہو کہ سرورِ عالَم ﷺ آخری نبی ہیں، مگر ایک فیصد ذہن یہ بھی ہو کہ آپ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص نبی ہے یا کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ کافر ہے اور ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کرنے والا بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

⇐ قادیانی عقیدۂ ختمِ نبوّت کے منکر ہیں۔ یہ مذہب یہود و نصارٰی نے خود ایجاد کیا اور پروان چڑھایا ہے، اِن بدبختوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے اور اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔

⇐ قادیانی اپنا جھوٹا مذہب ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت میں تحریف کرتے ہیں اور اُن کا ایسا مفہوم بیان کرتے ہیں جو قرآن کے اصولوں اور صاحبِ قرآن ﷺ کے ارشادات کے خلاف ہے۔

⇐ قادیانی بدترین کافر ہیں؛ کیونکہ وہ اسلام کا نام لے کر کفر پھیلا رہے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں۔ یہ سخت دھوکا بھی ہے، اِسی وجہ سے اُنھیں پاکستانی قانون کے مطابق اسلامی شعائر اور اصطلاحات استعمال کرنے کی اِجازت نہیں۔

ہر شخص سمجھتا ہے کہ جرم سرِ عام ہو تو بھی جرم ہوتا ہے اور گھر کے اندر ہو تو بھی جرم ہی ہوتا ہے۔ کوئی بھی عقل مند قادیانیوں کو یہ اِجازت نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے اداروں / گھروں میں اپنی جھوٹی باتوں کو قرآن کا نام دے کر اپنا کفر پھیلاتے رہیں۔ سپریم کورٹ کا یہ اِجازت دینا اسلامی اُصولوں سے بھی متصادم ہے، پاکستانی قانون کے بھی خلاف ہے اور عقل بھی اِسے قبول نہیں کرتی۔

استقامت کے ساتھ دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرنے کی بات ہو تو قیامت تک حمّاس کے سیاسی ونگ کے سربراہ جناب ابو عبدِ السلام اسماعیل ہانیہ اَشعری شافعی شاذِلی علیہ الرحمہ کا نام فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔

طوفانِ اقصٰی آپریشن کے بعد شروع ہونے والے اسرائیلی مظالم میں آپ کے بیٹے، پوتے، ہمشیرہ اور خاندان کے دیگر افراد شہید ہوئے، مگر آپ کے جذبہ اور استقامت میں کوئی فرق نہ آیا، حتّٰی کہ 31 جولائی 2024ء بروز بدھ ایران کے دار الحکومت تہران میں منصوبہ بندی کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ ایران کے نَو منتخب صدر کی تقریبِ حلف برداری میں شمولیت کے لیے مدعوّ تھے، اب حقیقتِ حال ربّ تعالٰی ہی جانتا ہے کہ کس نے شہید کروایا، یہودیوں نے یا اُن کے چیلوں نے!

فلسطین پر قابض اسرائیلی درندوں کو بھگانے کے لیے عظیم عالِم وروحانی پیشوا پیرِ طریقت ابو محمد حافظ احمد یاسین علیہ الرحمہ نے 1987ء میں حمّاس نامی تنظیم کی بنیاد رکھی، یہ فلسطین کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم ہے، اِس کی مختلف شاخیں ہیں، جو مذہبی، تبلیغی، تعلیمی اور رفاہی خدمات سرانجام دیتی ہیں۔

غیر جانب دارانہ طور پر غور وفکر کرنے والا انسان اِس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ حمّاس نے طوفانِ اقصٰی آپریشن کے ذریعے دہشت گردی نہیں پھیلائی، بلکہ حقیقت میں گھر کے مالکوں نے ڈاکوؤں کو اپنے گھر سے بھگانے کے لیے دفاعی کارروائی کی تھی۔

حمّاس کا ایک خوب صورت جملہ ہے: وَإِنَّهُ لَجِهَادٌ: نَصْرٌ أَوِ اسْتِشْهَادٌ۔ آسان الفاظ میں اِس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم راہِ خدا کے مجاہد ہیں، یا تو ربّ تعالٰی کی مدد سے فتح ملے گی یا جامِ شہادت پی کر بارگاہِ الٰہی میں سُرخرو ہو جائیں گے۔

یومِ استحصالِ کشمیر کے موقع پر مجاہدینِ حمّاس کے ساتھ ساتھ کشمیر کے غیرت مند مسلمانوں کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا ضروری ہے، جو کئی دہائیوں سے جرأت واستقامت کے ساتھ بھارتی مظالم کا مقابلہ کر رہے ہیں، مگر اُن کے جذبۂ حریّت میں کمی نہیں آئی۔

05 اگست 2019ء کو صدارتی حکم کے ذریعے مودی حکومت نے کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کر دیا تھا اور یہ منصوبہ تھا کہ آبادی کا تناسب تبدیل کر کے کشمیریوں کی آواز کو دبا دیا جائے گا، مگر بھارت کبھی ایسا کر سکا ہے نہ کر سکے گا، اِن شاء اللہ تعالٰی... تاہم اِس بات کی ضرورت ہے کہ فقط قراردادوں پر اکتفانہ کیا جائے، بلکہ عملی اقدامات کیے جائیں۔

شرعی مسئلہ: اگر کوئی دینی نقصان نہ ہو تو کفار سے خرید وفروخت کرنا جائز ہے، تاہم "مُرتد" کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اُس کے ساتھ میل جول رکھنا، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور لین دین کرنا... سب حرام اور سخت گناہ ہے۔ قادیانی بھی مرتد ہیں؛ کیونکہ وہ مسلمان ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں اور پھر ختمِ نبوّت سمیت کئی ضروریاتِ دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اِن کے ساتھ لین دین کرنا ناجائز ہے اور اُن کی مصنوعات (Products) کا بائیکاٹ کرنا دینی تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ شہدائے بدر واُحد اور سالارِ کربلا رضی اللہ عنہم کے صدقے میں جناب اسماعیل ہنیہ علیہ الرحمہ سمیت تمام شہدائے غزہ کے درجات بلند فرمائے، سرخیٔ خونِ شہیداں کے طفیل اسلام اور مسلمانوں کو عزتیں عطا فرمائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غزہ کے مظلوموں کے ساتھ عملی طور پر تعاون کرنے کی توفیق سے نوازے۔

مالکِ کریم قادیانیوں اور اُن کے حمایتیوں کے عزائم کو خاک میں ملائے اور ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوّت پر پہرا دینے کی توفیق عطا کرے۔

ربِّ کریم پاکستان کو تمام بحرانوں سے نجات عطا کرے، حکمرانوں کو دین کا خیر خواہ اور عوام کا خدمت گزار بنائے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم